ماڈیول

تدریس مطالعہ پاکستان

TEACHING OF PAKISTAN STUDIES

جماعت نہم و دہم

برائے

ماسٹر ٹرینرز / ٹیچرز

(ان سروس ٹریننگ پروگرام)

نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ صوبہ سرحد۔ ایبٹ آباد

فروری 2003ء

ماڈیول

تدریس مطالعہ پاکستان

TEACHING OF PAKISTAN STUDIES

جماعت نہم و دہم

برائے

ماسٹر ٹرینرز / ٹیچرز

(ان سروس ٹریننگ پروگرام)

نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ صوبہ سرحد۔ ایبٹ آباد

فروری 2003ء

ماڈیول تدریس مطالعہ پاکستان

جماعت نہم ودہم

برائے ماسٹر ٹرینرز / ٹیچرز

(ان سروس ٹریننگ پروگرام)

سرپرست اعلیٰ:۔ عمر فاروق ڈائریکٹر ۔ نظامت نصاب وتعلیم اساتذہ صوبہ سرحد ایبٹ آباد

رہنمائی ومعاونت:۔ مس شمیم سرفراز ۔ ڈپٹی ڈائریکٹر۔ ٹیچرز ٹریننگ ونصاب۔

تدوین وترتیب:۔ مس شمیم سرفراز۔ ڈپٹی ڈائریکٹر۔ ٹیچرز ٹریننگ ونصاب۔

مصنف:۔ 1. محمد عابد حسین شاہ۔ ماہر مضمون (مطالعہ پاکستان)

گورنمنٹ ہائیر سکینڈری سکول کوٹ نجیب اللہ (ہری پور)

2. عبدالرشید۔ ماہر مضمون گورنمنٹ ہائی سکول میرپور ایبٹ آباد

نظر ثانی:۔ محمد اکرام الحق ماہر مضمون (مطالعہ پاکستان)

گورنمنٹ ہائیر سکینڈری سکول بگڑہ ضلع (ہری پور)

ناشر:۔ نظامت نصاب وتعلیم اساتذہ صوبہ سرحد (ایبٹ آباد)

تاریخ اشاعت:۔ فروری 2003ء

کمپوزنگ:۔ قاضی پرنٹرز اڈہ گامی دی مال ایبٹ آباد

طباعت:۔ گورنمنٹ پرنٹنگ پریس پشاور۔

پیش لفظ

نظامت نصاب وتعلیم اساتذہ صوبہ سرحد ایبٹ آباد نے دوران ملازمت اساتذہ (In-service Teachers) کے لئے ایک جامع تربیتی کورس کا اہتمام کیا ہے۔ جس کے تحت صوبہ بھر کے مڈل ،سیکنڈری اور ہائیر سیکنڈری سکولوں کے تمام مضامین کے اساتذہ دوران ملازمت تربیتی کورس سے مستفید ہوں گے۔ اوران کی پیشہ ورانہ مہارتوں کی نشوونما ہوگی۔

حکومت صوبہ سرحد سکولز اور خواندگی پشاور کی تعلیمی پالیسی 2002 ---- 2004 تک عنوان ''ٹیچر ٹریننگ پروگرام'' کے تحت سکیم ''تعلیمی معیار کی بہتری کے لئے فعال تعلم کا ماحول بہتر بنانا'' کے پیش نظر ایک فعال اور جامع مہم کی منصوبہ بندی کی گئی ہے۔ اوراس منصوبہ بندی کے تحت صوبہ بھر کے جماعت ششم سے انٹرمیڈیٹ تک سائنس اور آرٹس کے تمام مضامین کی فعال ،موثر اورنتیجہ خیز تدریس کے لئے لائحہ عمل تیار کیا گیا ہے۔

دوران ملازمت ٹیچرز ٹریننگ پروگرام کو زیادہ فعال اور کامیاب بنانے کی غرض سے ایک ''سروے سٹڈی'' کا اہتمام کیا گیا۔ تاکہ طلبہ کی مشکلات تدریسی عمل کی ضروریات اور متعلقہ ٹیچرز کی توقعات پرمبنی معلومات اکھٹی کی جاسکیں۔

''سروے سٹڈی'' کے لئے تکنیکی آلات انٹرویو، سوالنامے، ''سروے سٹڈی فارم'' اور کمرہ جماعت کی مشاہدہ چیک لسٹ کی صورت میں وضع کئے گئے تھے۔ سروے سٹڈی کے لئے چند مڈل ،ہائی ،ہائر سکنڈری زنانہ/مردانہ ،شہری/دیہاتی سکولوں کا انتخاب کیا گیا تھا۔ ریسرچ ٹیم ڈائریکٹریٹ آف کریکولم اینڈ ٹیچر ایجوکیشن صوبہ سرحد ایبٹ آباد کی ڈپٹی ڈائریکٹر ٹریننگ ونصاب اور ماہرین مضمون پر مشتمل تھی۔

''سروے سٹڈی'' کی رپورٹ کی روشنی میں INSET پروگرام کا لائحہ عمل تیار کیا گیا۔ اوراس کے مطابق تربیت کار کے لئے راہنما اور زیرتربیت اساتذہ کے لئے ہر مضمون کے ماڈیولز تیار کر لیے گئے ہیں۔ جو جدید ترین فعال طریقہ تدریس کی مہارتوں کے عملی استعمال پر مشتمل ہیں۔

تمام مضامین کی فعال اور موثر تدریس پرمبنی یہ ماڈیولز اساتذہ کو اس قابل بنا سکتے ہیں کہ وہ اپنے اپنے مضامین کے لئے دوسرے عنوانات پر بھی اس طرز پر خود ماڈیولز تیار کریں۔ اور اپنی تدریس کو فعال اور نتیجہ خیز بنائیں۔ تربیتی کورس کے لئے رہنمائے تربیت کار اس طرح مرتب کیا گیا ہے جو دو حصوں پر مشتمل ہے۔ ایک کا ہدف جماعت ششم سے جماعت دھم تک اور دوسرے کا ہدف جماعت یازدھم -- دوازدھم (انٹرمیڈیٹ) کی نتیجہ خیز اور فعال تدریس ہے۔

عمر فاروق

ڈائریکٹر

مطالعہ پاکستان

تعارف:

پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے۔ اسکی بنیاد اسلام کے لازوال اور لافانی عقائد توحید اور رسالت کے تحفظ اور اسلامی ثقافت اور اقدار کی بقا کے نام پر رکھی گئی۔ کسی بھی نظریے کی بقا اور فروغ اس وقت تک ممکن نہیں۔ جب تک نئی نسل کی طرف مسلسل اسکی ترسیل نہ ہوتی رہے۔ اس مقصد کیلئے مطالعہ پاکستان کا مضمون ثانوی سطح سے یونیورسٹی تک لازمی مضمون کی حیثیت سے رائج ہے۔ لیکن کسی مضمون کو متعارف کرانے سے کسی نظریے کی ترسیل کے تمام تقاضے پورے نہیں ہو جاتے۔ نظریاتی ماحول میں ہمیشہ بنیادی کردار اساتذہ کا رہا ہے۔ اگر استاد نظریے کی روح اور اس کے پس منظر سے ناواقف ہے۔ تو وہ اپنا کردار مناسب طور پر ادا نہیں کرسکتا۔ دراصل الفاظ میں روح ڈالنا اور انہیں اثاثہ حیات بنا کر طلباء کی مدد سے پیش کرنا ہی حقیقی تعلیم ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ مطالعہ پاکستان کا مضمون ثانوی مدارس میں کافی عرصے سے ایک لازمی مضمون کی حیثیت سے رائج ہے لیکن اس مضمون کو پڑھانے والے اساتذہ کی تربیت کی طرف مناسب توجہ نہیں دی گئی۔ نصاب میں جو آئے روز نئی نئی تبدیلیاں آرہی ہیں۔ جسکی وجہ حکام اعلیٰ کی یہ ذمہ داری ہو جاتی ہے۔ کہ نئے طریقوں کا استعمال اساتذہ کو بتایا جائے۔ تاکہ طلباء کی بہتر تربیت کرسکیں۔

تعلیم و تربیت کا ایک اہم ترین پہلو فکر سلیم کی تربیت اور طلباء میں جستجو کا جذبہ پیدا کرنا ہے۔ اگر سکول پر اس قسم کی تربیت کی جائے۔ تو طلباء میں تحقیق کا رجحان پیدا ہوتا ہے۔ ان مہارتوں کے باعث طلباء کے تصورات واضح ہوتے ہیں اور ان میں مسئلہ کی تہہ تک پہنچنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کیلئے یہ ماڈیول تیار کیا گیا ہے۔ امید ہے آپ اس سے مستفید ہونگے۔ اور اسکے نتیجے میں اپنی تدریس کو بچوں کی ضروریات اور نفسیاتی تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کی کوشش کریں گے۔

فہرست عنوانات

مقاصد

اس ماڈیول کے مطالعہ سے آپ بحیثیت استاد طلباء کواس قابل بنادیں گے کہ وہ :۔

۱۔ تحریک پاکستان اسکی نظریاتی اساس۔تاریخ اور ثقافت سے پوری طرح آگاہ ہوں۔

۲۔ تنقیدی سوچ بچار کی صلاحیت پیدا کرے۔

۳۔ معلومات حاصل کرنے۔انہیں ترتیب دینے جانچنے اور پیش کرنے کی صلاحیت پیدا کرے۔

۴۔ محنت اور خوداعتمادی کی عادت اپنائے۔

۵۔ ماحول سے ہم آہنگ ہونے کی صلاحیت پیدا کرے۔

LESSON NO.1

تصور: برصغیر پاک و ہند میں اسلامی معاشرے کے زوال کے اسباب

مقاصد: اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہوسکیں گے کہ وہ:

۱۔ دنیا میں موجود مسلمانوں کی تعداد اور ان کو دستیاب قدرتی وسائل کے متعلق بیان کر سکیں گے۔
۲۔ مسلمانوں کی موجودہ پستی اور زوال کے چند اہم اسباب بیان کر سکیں گے۔
۳۔ برصغیر پاک و ہند میں اسلامی معاشرے کے زوال کے اسباب بیان کر سکیں گے۔

تدریسی معاونات:۔

۱۔ نصابی کتاب
۲۔ اسلامی معاشرے کے زوال کے اسباب والا چارٹ

طریقہ تدریس:

۱۔ سوال و جواب کے ذریعے
۲۔ بیانیہ
۳۔ عملی

طلبہ کی معلومات جاننے اور انھیں ذہنی طور پر سبق کی طرف راغب و آمادہ کرنے کے لیے طلبہ سے درج ذیل سوالات پوچھیں

نوٹ: طلبہ کی طرف سے کسی سوال کا جواب غلط یا نہ آنے کی صورت میں آپ خود صحیح جواب بتائیں اور صحیح جوابات Headings کی شکل میں تختہ سیاہ پر تحریر کریں۔

سوالات:

سوال دنیا میں کتنے اسلامی ممالک ہیں؟

جواب 56

س دنیا کے چھ (6) ارب سے زائد آبادی میں مسلمانوں کی تعداد کتنی ہے۔

جواب ایک (1) ارب پچیس (25) کروڑ

س مسلمان ممالک کو قدرت کی طرف سے دستیاب اہم قدرتی وسائل کے نام بتائیں؟

جواب افرادی قوت۔ تیل۔ معدنیات۔ زرخیز میدان و وادیاں۔ پانی وغیرہ

س دنیا کے ترقی یافتہ اور طاقتور ممالک کی صفت میں شامل کسی ایک اسلامی ملک کا نام بتائیں۔

جواب کوئی نہیں۔

س گذشتہ پانچ برسوں کے دوران دنیا کے کن کن ممالک اور خطوں میں جنگیں ہوئی اور ان کے کیا نتائج نکلے؟

جواب کشمیر۔ فلسطین۔ مشرقی تیمور۔ افغانستان۔عراق وغیرہ
مسلمانوں کو شکست اور نقصانات کا سامنا کرنا پڑا

آخری سوال کے جواب کو تختہ سیاہ پر تحریر کرنے کے بعد طلبہ کو مختصراً بتائیں کہ دنیا کے تقریباً 200 چھوٹے بڑے ممالک میں 56 اسلامی ممالک ہیں جن کو قدرت نے ہر قسم کے قدرتی وسائل مثلاً تیل۔ افرادی قوت۔ معدنیات وغیرہ سے مالا مال کر رکھا ہے دنیا میں رہنے والا ہر پانچواں شخص مسلمان ہے مگر آپ کے جوابات اور حالات سے یہ واضح ہے کہ آج کی دنیا میں ہر قسم کے ظلم و بربریت اور پستی و زوال کا شکار مسلمان ہیں حالانکہ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ دنیا کے بہت بڑے حصے پر ہمارے اسلاف نے بڑی شان و شوکت سے حکومت کی۔

سرگرمی نمبرا

۱۔ سوال و جواب کے بعد طلبہ کو مناسب گروپوں میں تقسیم کریں۔

۲۔ طلبہ سے کہیں کہ وہ 5 منٹ کے اندر اندر مسلمانوں کی موجودہ پست حالت کے اہم اسباب پر بحث کریں اور اپنے نتائج کو ایک کاغذ پر تحریر کریں۔

۳۔ طلبہ کو بتائیں کہ وقت مقررہ کے بعد ہر گروپ سے دو طلبہ تختہ سیاہ کے قریب آئیں گے ان میں سے ایک اپنے گروپ کے نتائج بلند آواز سے کلاس کے سامنے پیش کرے گا جبکہ دوسرا طالب علم ان ہی نتائج کو مختصراً تختہ سیاہ پر اپنے گروپ کے نام کے سامنے تحریر کرے گا۔

۴۔ طلبہ کی بحث کے دوران آپ خود تختہ سیاہ کو طلبہ کے گروپوں کی تعداد کے مطابق تقسیم کریں اور تقسیم شدہ حصوں کو گروپ ظاہر کرنے والی علامات یا نشان دیں۔

۵۔ باری باری ہر گروپ سے ایک گروپ لیڈر اور ایک معاون طالب علم کو تختہ سیاہ کے قریب بلائین۔

۶۔ ہر گروپ کے نمائندوں کو اپنے گروپ کے نتائج پہلے سے بتائے گئے طریقہ کار کے مطابق پیش کرنے کو کہیں۔

۷۔ تمام گروپوں کی پیشکش کے بعد آپ خود تمام اہم اسباب کی مختصر وضاحت کر دیں۔

سرگری نمبر 2

تختہ سیاہ صاف کرنے کے بعد طلبہ کو کہانی کے انداز میں بتائیں کہ مسلمان ہمیشہ سے ایسے حالات کا شکار نہ تھے بلکہ عرب میں اسلام پھیلنے کے بعد مسلمانوں کو وہ شان وشوکت اور عظمت نصیب ہوئی کہ انھوں نے جدھر کا رخ اختیار کیا فتح پائی۔ مفتوحہ علاقوں میں مسلمانوں نے اپنی شاندار حکومتیں قائم کیں اسی سلسلے کی ایک کڑی کے طور پر 17 سالہ محمد بن قاسم کی سربراہی میں اسلامی فوج نے 712ء میں برصغیر پاک وہند کے ایک حصہ (سندھ) کو فتح کیا بعد کے ادوار میں سلطان محمود غزنوی اور سلطان محمد غوری کی افواج کے حملوں میں بہت سا شمالی ہندوستان بھی مسلمانوں کے قبضہ اقتدار میں دے دیا اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے سلطان قطب الدین ایبک نے 1206 میں پہلی مرتبہ ہندوستان پر مسلمانوں کی باقاعدہ حکومت کی داغ بیل ڈالی جن کے بعد مختلف بادشاہوں اور خاندانوں خصوصاً خاندان غلاماں۔ تغلق، خلجی، پٹھانوں اور لودھیوں نے مسلمانوں کے اقتدار کو برقرار رکھا۔ 1526ء میں ظہیر الدین بابر (1530-1526) سے لے کر اورنگزیب عالمگیر (1707-1656) تک پہلے چھ مغل حکمرانوں نے بڑی شان وشکوت اور رعب ودبدبے سے حکومت کی۔

1600ء میں انگریز برصغیر پاک وہند میں تاجر بن کر آئے یہاں کے حالات اپنے حق میں سازگار محسوس کرتے ہوئے انھوں نے مختلف مقامی ریاستوں کے اندرونی معاملات میں دخل اندازی کے ذریعے اپنا اثر ورسوخ بڑھانا شروع کر دیا نتیجۂ وہ انگریز جو تاجر کی حیثیت سے ہندوستان آئے سو سال (1857-1757) کے عرصہ میں ایک ایک ریاست کو فتح کرتے آخر کار اس ملک کے حکمران بن بیٹھے اور مسلمان مختلف وجوہات اور اسباب کی بناء حکمرانی سے محکوم بن گئے۔

آج ہم ان اہم اسباب کا جائزہ لیں گے جو برصغیر پاک وہند میں اسلامی معاشرے کے اس زوال کے سبب بنے۔

سرگرمی نمبر 3

۱۔ عنوان ''برصغیر پاک و ہند میں اسلامی معاشرے کے زوال کے اسباب'' کا اعلان کریں اور تختہ سیاہ پر عنوان تحریر کریں۔

۲۔ زوال کے اسباب والا چارٹ آویزاں کریں۔

۳۔ طلبہ کے پہلے سے منقسم شدہ گروپوں کو ہدایات دیں کہ وہ چارٹ پر تحریر نکات کے متعلق 10 منٹ تک اپنے اپنے گروپ میں بحث کریں اور نتائج ایک کاغذ پر تحریر کریں۔

۴۔ طلبہ کی بحث کے دوران گروپوں کے قریب جائیں اور جہاں ضروری ہو طلبہ کی راہنمائی کریں۔

۵۔ وقت مقررہ کے بعد باری باری تمام گروپوں کے گروپ لیڈر سے کہیں کہ وہ اپنے نتائج کلاس کے سامنے پیش کریں۔

۶۔ تمام گروپ لیڈروں کی پیشکش کے بعد آپ خود تمام نکات کی تفصیلاً وضاحت کریں۔

خودآزمائی:

یہ جاننے کے لیے کہ طلبہ اس سبق کو کتنا سیکھ پائے ہیں ان سے درج ذیل سوالات پوچھیں۔

۱۔ مسلمانوں نے پہلی مرتبہ برصغیر پاک و ہند کا کچھ علاقہ کب فتح کیا تھا۔

۲۔ انگریز کس غرض سے برصغیر پاک و ہند میں آئے تھے۔

۳۔ کن اہم اصولوں کو چھوڑنے سے مسلمانوں کا زوال شروع ہو گیا تھا۔

۴۔ مسلمان حکمرانوں میں کس بات کا باضابطہ کوئی اصول نہ تھا۔

۵۔ طویل عرصہ حکمرانی کے بعد مسلمان معاشرے سے کونسی خصوصیات رخصت ہو چکی تھی۔

۶۔ اورنگزیب عالمگیر کی وفات کے بعد امراء کا نظام حکومت کے متعلق کیا رویہ ہوتا تھا۔

۷۔ مسلمانوں کی اقتدار سے محرومی کا سب سے بڑا سبب کیا تھا؟

۸۔ انگریزوں نے سارے ہندوستان پر کب اپنی باقاعدہ حکومت قائم کی۔

ہدایات برائے اساتذہ:

۱۔ اسلامی معاشرے کے زوال والا چارٹ ایک دن پہلے تیار کریں۔

۲۔ زوال کے اسباب والے چارٹ پر اسباب کے صرف عنوان یا Headings لکھیں مثلاً اسلامی اصولوں سے روگردانی ، عیش وعشرت، نظامِ حکومت جانشینی کے باضابطہ اصول کا نہ ہونا ، امراء کی وفاداریاں ، حکومتی خزانہ کا غلط استعمال ، علمی جمود، جاگیردارنہ معاشرہ، سستی کاہلی وغیرہ۔

۳۔ مسلمانوں کی موجودہ حالت تنزل وپستی کے صرف ان اسباب پر اکتفا کریں جو برصغیر پاک وہند میں اسلامی معاشرے کے زوال کے اسباب سے مربوط (inter link) کیئے جاسکتے ہوں۔

۴۔ زیادہ اصرار اس بات پر کریں کہ زوال کے اسباب طلبہ خود پیش کریں آپ ان کے پیش کردہ نکات کی ضروری تصحیح کریں۔

۵۔ اگر یہ سبق ایک کلاس میں ختم نہ ہوسکے تو اسے دوسرے دن بھی جاری رکھا جائے۔

LESSON NO.2

تصور: **قرارداد مقاصد 1949**

تدریسی مقاصد:

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ

۱۔ قرارداد مقاصد کے اہم نکات بیان کر سکیں گے۔

۲۔ پاکستان کی آئینی تاریخ میں قرارداد مقاصد کی اہمیت بیان کر یں سکیں گے۔

تدریسی معاونات:

نصابی کتاب

لیاقت علی خان کی تصویر

قرارداد مقاصد کے اہم نکات والا چارٹ

قرارداد مقاصد کے متن کا Hand out

طریقہ تدریس

۱۔ سوال و جواب کے زریعے

۲۔ بیانیہ

۳۔ عملی مظاہرہ

تمہیدی سوالات:

طلبہ کو ذہنی طور پر اس سبق کی طرف راغب اور آمادہ کرنے اور ان کی سابقہ معلومات جاننے کے لیے ان سے درج ذیل سوالات پوچھیں۔

۱۔ کسی ملک کے آئین یا دستور سے کیا مراد ہے؟

۲۔ آزادی حاصل کرنے کے بعد پاکستان کا نظام کس قانون کے تحت چلایا گیا؟

۳۔ پاکستان کے آئینی [illegible] میں پہلا اہم قدم کیا تھا؟

نوٹ: کسی سوال کا جواب غلط آنے پر خود صحیح جواب طلبہ کو بتائیں۔

سرگرمی نمبر 1

۱ طلبہ کی طرف سے آخری جواب آنے پر آپ عنوان کا اعلان ''قرارداد مقاصد 1949'' کریں اور عنوان تختہ سیاہ پر لکھیں۔

۲۔ لیاقت علی خان کی تصویر آویزاں کریں۔

۳۔ قرارداد مقاصد کا مختصر پس منظر اور پاکستان کی آئینی تاریخ میں اس کی اہمیت پیش کریں۔آزادی حاصل کرنے کے بعد پاکستان کا کاروبار حکومت قانون آزادی ہند 1947ء کے تحت چلایا گیا آئین سازی ایک مشکل کام تھا جس کے متعلق قائداعظم نے فرمایا تھا کہ ''یہ نہایت غیر معمولی کام ہے اور میرا قیاس ہے کہ اس کی تکمیل میں اٹھارہ ماہ سے دو سال کا عرصہ درکار ہوگا''۔

12 مارچ 1949ء کو لیاقت علی خان کی سربراہی میں پاکستان کی آئینی تاریخ میں پہلے قدم کے طور پر قانون ساز اسمبلی نے ایک اہم قرارداد منظور کی جسے قرارداد مقاصد کہتے ہیں پاکستان کی آئینی تاریخ میں اس قرارداد کی بہت اہمیت ہے اس قرارداد میں وہ بنیادی اصول اور مقاصد مقرر کیے گئے جن کو بنیاد بنا کر ملک کے لیے آئین بنائے گئے اس قرارداد کی اہمیت اس حقیقت سے بھی واضح ہو جاتی ہے کہ ملک کے لیے بنائے گئے تینوں دساتیر میں اس قرارداد کو بطور افتتاحیہ کے استعمال کیا گیا جبکہ 1985 کے بعد یہ قرارداد باقاعدہ آئین کا حصہ بن گئی ہے

جزوی جائزہ:۔

اعادہ کے طور پر چند سوالات پوچھیں۔

۱۔ قرارداد مقاصد کب پیش کی گئی؟

۲۔ اس وقت پاکستان کے وزیراعظم کون تھے؟

۳۔ پاکستان کے آئینوں کے بنیادی اصول و مقاصد کس قرارداد کے ذریعے متعین کیے گئے؟

سرگرمی نمبر 2:

۱۔ طلبہ کے سامنے اسمبلی ہال کا تصور پیش کریں اور انھیں اسمبلی میں ہونے والے کام کے طریقہ کار سے مختصراً آگاہ کریں۔

۲۔ انھیں بتائیں کہ اب ہم قرارداد مقاصد کے اہم نکات کو بالکل اس طرح پیش کرنے کی کوشش کریں گے جس طرح یہ قانون ساز اسمبلی میں پیش کیے جاتے ہیں جس کے لیے ایک طالب علم کلاس کے سامنے اسمبلی کے صدر / سپیکر کا کردار ادا کرے گا اور ایک دوسرا طالب علم پہلے سے مہیا کردہ قرارداد کے متعلق تمام اراکین کی آراء سُنے گا اور آخر میں متفقہ فیصلہ سنائے گا۔

۳۔ قرارداد کا متن سب طلبہ میں تقسیم کروائیں۔

۴۔ ایک کرسی کلاس کے سامنے رکھوائیں

۵۔ ایک طالب کو بطور سپیکر کردار ادا کرنے کی دعوت دیں۔

۶۔ خود شرکاء میں شامل ہو جائیں۔

۷۔ ایک طالب علم کو قرارداد پیش کرنے کے لیے کہیں۔

۸۔ قرارداد پیش ہو جانے کے بعد سب سے پہلے خود کھڑے ہو کر ایک نکتہ کے حق یا مخالفت میں دلائل دیں۔

۹۔ باقی نکات پر مختلف طلبہ سے دلائل دلوائیں۔

۱۰۔ دلائل سننے کے بعد سپیکر قرارداد کی منظوری یا نامنظوری کا اعلان کرے گا۔

۱۱۔ سپیکر اور شرکاء کا شکریہ ادا کریں۔

۱۲۔ سپیکر کا کردار ادا کرنے والے طالب علم کو اُس کی نشست پر واپس بھیجیں۔

سرگرمی نمبر 3:

۱۔ قرارداد مقاصد کے اہم نکات والا چارٹ آویزاں کریں۔

۲۔ باری باری مختلف طلبہ کو چارٹ کے قریب بلائیں۔

۳۔ ہر ایک طالب علم سے کہیں کہ وہ ایک نکتہ بلند آواز سے پڑھے اور اس کی وضاحت کرے۔

۴۔ طلبہ کی طرف سے وضاحت ہو جانے کے بعد آپ خود تمام نکات کی وضاحت کریں۔

۵۔ آخر میں تمام سبق کا خلاصہ اس طرح پیش کریں کہ قرارداد مقاصد کا پس منظر، اہم نکات اور پاکستان کی آئینی تاریخ/ آئینی ارتقاء میں اس کی اہمیت واضح ہو۔

جائزہ:۔ طلبہ سے درج ذیل سوالات پوچھیں۔

۱۔ قرارداد مقاصد میں حاکمیت اعلیٰ کا کیا تصور پیش کیا گیا ہے؟

۲۔ قرارداد مقاصد میں اقلیتوں کے حقوق کے متعلق کیا کہا گیا ہے؟

۳۔ قرارداد مقاصد میں عدلیہ اور بنیادی حقوق کے متعلق کیا کہا گیا ہے؟

۴۔ قرارداد مقاصد کی رو سے ملک کا آئین کس قسم/ نوعیت کا ہوگا؟

۵۔ پاکستان کے آئینی ارتقاء میں قرارداد مقاصد کی کیا اہمیت ہے؟

۶۔ قرارداد مقاصد کب پیش کی گئی۔؟

ہدایات برائے اساتذہ

۱۔ Hand out پر قرارداد مقاصد، اسمبلی میں پیش کی جانے والی قرارداد کی طرز پر لکھی جائے۔

۲۔ قرارداد مقاصد کے اہم نکات والے چارٹ پر نکات کے صرف مختصر تصور لکھے جائیں مثلاً حاکمیت اعلیٰ۔ غیر مسلم اقلیتوں کے حقوق۔ بنیادی حقوق، عدلیہ کی آزادی، وفاقی نوعیت کا آئین وغیرہ وغیرہ

۳۔ چارٹ اور Hand out ایک دن پہلے تیار کریں۔

تصور: **پاکستان کی تجارت**

مقاصد: طلبہ کو:۔

۱۔ تجارت کے مفہوم کی وضاحت کرنے کے قابل بنانا

۲۔ اندرونی اور بیرونی تجارت کا تصور واضح کرنا

۳۔ تجارت کی اہمیت سے آگاہ کرنا

۴۔ درآمدی و برآمدی اشیاء سے آگاہ کرنا

تدریسی معاونات:

درسی کتاب۔ ورک شیٹ۔ اندرونی اور بیرونی تجارت میں ترسیل اشیاء کا ڈایاگرام/ گرائف، تجارت کے فوائد کا چارٹ۔

تدریسی مواد:۔

مال کی خرید و فروخت اندرون ملک ہو یا بیرون ملک تجارت کہلاتی ہے۔ کسی ملک کی اقتصادی بہتری کا انحصار تجارت پر ہوتا ہے۔ فاضل پیداوار کو فروخت کر کے زر مبادلہ کمایا جاتا ہے۔ زر مبادلہ سے ضرورت کی اشیاء خریدی جاتی ہیں تجارت سے سرمایہ کاری بڑھتی ہے۔ اور لوگوں کو زیادہ سے زیادہ روزگار کے مواقع میسر آتے ہیں۔ تجارت سے صنعتی ترقی کیلیے سرمایہ میسر آتا ہے۔ اور قرضوں کی ادائیگی آسان ہوتی ہے۔ تجارت کی ترقی کا انحصار زیادہ تر آمدورفت کے ذرائع پر ہوتا ہے۔ یہ ذرائع جس قدر تسلی بخش ہونگے تجارت میں اتنی ہی ترقی ہوگی۔ تجارت دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک اندرونی تجارت یا داخلی تجارت جو ملک کے اندر مختلف علاقوں کے درمیان ہوتی ہے۔ وہ اشیاء جو کسی دوسرے ملک کو فروخت کی جاتی ہیں انہیں برآمدات کہتے ہیں۔ اور اس تجارت کی برآمدی تجارت کہتے ہیں۔ اس کے برعکس وہ اشیاء جن کی ملک کے اندر ضرورت ہوتی ہے اور باہر سے منگوائی جاتی ہیں وہ درآمدات کہلاتی ہیں۔ اور اس قسم کی تجارت کو درآمدہ تجارت کہتے ہیں۔ تجارتی فوائد صرف اسی صورت میں حاصل کئے جا سکتے ہیں جبکہ درآمدات کی نسبت برآمدات کی مالیت زیادہ ہو۔ عام طور پر اشیائے تجارت کی قیمت نقد ادا کی جاتی ہے۔ اس قسم کی تجارت کو مال کے بدلے مال اور انگریزی میں BARTER کہا جاتا ہے۔

ابتداء میں پاکستان برآمدات زیادہ تر زرعی خام مال پر مشتمل تھیں اور درآمدات میں عام استعمال کی اشیاء کی بہتات ہوتی تھی۔ لیکن اب یہ اشیاء ملک کے اندر بننے لگی ہیں۔ اور انکی درآمد میں کافی کمی آچکی ہے۔ برآمدات میں بھی کافی تبدیلی آچکی ہے۔ خام مال کے علاوہ اب تیار شدہ مال بھی برآمد کیا جاتا ہے۔

پاکستان کی درآمدات میں زیادہ تر پٹرول دفاعی افواج کیلئے جدید ساز وسامان، کارخانوں کیلئے مشینری نباتاتی تیل چائے اور صنعتی خام مال شامل ہوتا ہے۔ پاکستان کی برآمدات میں کپاس، سوتی دھاگہ، کپڑا ، چاول ، تمباکو ، مصنوعی کھاد ،آلات جراحی ، اون ،قالین، چمڑے کا ساز وسامان اور دیگر مصنوعات شامل ہیں۔پھل، مچھلی اور سبزیاں بھی کافی مقدار میں برآمد کی جاتی ہیں۔

اندرونی تجارت: پاکستان کے مختلف علاقوں کے درمیان وسیع پیمانے پر تجارت ہوتی ہے۔دیہات شہروں اور صوبوں کے درمیان مستقل طور پر تجارتی اشیاء کا تبادلہ ہوتا رہتا ہے۔زرعی اشیاء دیہاتوں کی ضروریات پورا کرنے کے بعد قریب کی شہری منڈی تک پہنچائی جاتی ہیں۔ جہاں انہیں شہروں میں فروخت کیا جاتا ہے۔شہروں کی ضروریات پورا کرنے کے بعد فاضل اشیاء کو بیرون ملک برآمد کیا جاتا ہے۔صنعتی اشیاء اور روزمرہ کی ضروریات کی اشیاء شہروں سے دیہات تک پہنچائی جاتی ہیں۔ بیرونی ممالک سے درآمد شدہ اشیاء پہلے ملک کے بڑے بڑے شہروں میں پہنچتے ہیں۔ پھر شہروں سے مختلف دیہاتوں کو تقسیم کی جاتی ہیں۔اندرون ملک تجارت زیادہ تر ریل یا ٹرکوں کے ذریعے ہوتی ہے۔اس قسم کی تجارت وسیع پیمانے پر ملک کے مختلف حصوں کے درمیان جاری رہتی ہے۔اس میں زبردست ترقی بھی ہو رہی ہے۔اندرونی تجارت سے زرمبادلہ تو حاصل نہیں ہوتا لیکن آبادی کے ایک بڑے حصے کو روزگار فراہم ہوتا ہے۔

بیرونی تجارت: پاکستان کے تجارتی تعلقات دنیا کے بیشتر ممالک سے ہیں ان میں ایشیائی، یورپی، امریکی، اور افریقی سب ہی ممالک شامل ہیں۔ ہماری برآمدات زیادہ تر زرعی خام مال پر مشتمل ہے۔اہم برآمدات میں کپاس، سوتی دھاگہ، چاول، کھالیں چمڑا، کھیل کود کے سامان، آلات جراحی، مچھلی اور پھل وغیرہ ہیں۔

تعارف: استاد طلباء کی سابقہ واقفیت کو بنیاد بناتے ہوئے درج ذیل سوالات پوچھیں۔

سوالات	ممکنہ جوابات
ا۔ آپ کو کوئی چیز ضرورت پڑے تو کہاں سے خریدتے ہیں۔	(دوکاندار سے)
۲۔ دوکاندار چیز کہاں سے لاتا ہے؟	(شہر سے)
۳۔ دوکاندار کے چیزیں خرید کر لانا اور دوسروں کو فروخت کر دینا کیا عمل ہے۔	(دوکانداری/تجارت)

آخری سوال کی اساس پر استاد طلباء کے سامنے نفس مضمون/تدریسی مواد کا انکشاف کرے۔

طریقہ تدریس:

سرگرمی نمبر 1

۱۔ طلبہ کو مناسب گروپوں میں تقسیم کریں۔

۲۔ طلبہ کو ہدایت کریں کہ کتاب میں موجود سبق ''پاکستان کی تجارت'' کا خاموشی اور غور سے مطالعہ کریں۔

۳۔ اب کتابیں بند کرنے کی ہدات کریں۔

۴۔ ہر گروپ کو ایک ورک شیٹ دیں۔ جس کا نمونہ درج ذیل ہو۔

ورک شیٹ

سوال نمبر۱۔ پاکستان کون کون سی چیزیں دوسرے ملکوں کو بھیجتا ہے؟

جواب ________________________________

____

سوال نمبر۲۔ پاکستان کون کون سی چیزیں دوسرے ملکوں سے منگواتا ہے؟

جواب ________________________________

____

سوال نمبر۳۔ ملک کے اندر اور بیرونی ملک تجارت کے لیے کون سا طریقہ اختیار کیا جاتا ہے؟

جواب ________________________________

____

۵۔ طلبہ سے کہیں کہ وہ اپنا لیڈر چن لیں اور آپس میں بحث کر کے دس منٹ کے اندر ورک شیٹ مکمل کریں۔
لیڈر لکھنے کا کام کرے۔ باقی طلبہ جوابات بتاتے جائیں۔

۶۔ اس دوران آپ تختہ سیاہ پر تین کالمی جدول بنائیں۔

تختہ سیاہ کی سرگرمی

کالم ''الف''	کالم ''ب''	کالم ''ج''

سرگرمی نمبر 2

ا۔ کسی ایک گروپ لیڈر سے کہیں کہ وہ سوال نمبرا کا جواب کھڑا ہو کر پڑھے

۲۔ آپ اس کے بتائے گئے جواب کو کالم (الف) میں لکھیں۔

۳۔ اگر جواب غلط بتایا گیا ہو تو اسے دائرہ لگا دیں۔

۴۔ اسی طرح مختلف گروپ لیڈروں سے پہلے سوال کا جواب پڑھائیں۔

۵۔ اگر کوئی نئی بات سامنے آئے تو اسے کالم (ب) میں لکھ دیں۔

۶۔ اسی سرگرمی کی مدد سے کالم ''ب'' اور کالم ''ج'' مکمل کرائیں۔

۷۔ جن جوابات کے گرد آپ نے دائرہ لگایا تھا۔اس کے بارے میں طلبہ کو بتائیں۔کہ یہ جواب غلط تھا۔

۸۔ اسے مٹائیں اور درست کالم میں لکھیں۔

۹۔ جوابات مکمل ہونے پر کالم (الف۔ ب۔ ج) بالترتیب برآمدات، درآمدات اور تجارتی ذرائع واضح کر کے لکھیں۔

۱۰۔ طلبہ کو بتائیں کہ ملکوں کے درمیان دو قسم کی تجارت ہوتی ہے۔درآمدی تجارت اور برآمدی تجارت۔الفاظ کے لغوی معانی بتا کر تدریس کو آسان بنائیں۔

سرگرمی نمبر 3

جائزہ: آخر میں طلبہ سے درج ذیل سوالات پوچھیں۔

ا۔ تجارت کے کون کون سے فائدے ہیں؟

۲۔ ملک کی خوشحالی کا دارومدار کس بات پر ہوتا ہے؟

۳۔ تجارت میں کامیابی کے لیے کیا رہنما اصول اپنانے چاہئیں؟

ممکنہ جوابات:۔ ا۔ اقتصادی خوشحالی۔ بے روزگاری کا خاتمہ۔سرمایہ کاری میں اضافہ زرمبادلہ کا حصول

۲۔ درآمدات میں کمی، برآمدات میں اضافہ

۳۔ ملاوٹ اور کھوٹ ، مکمل دیانت داری

LESSON 4

اسلامی سربراہی کانفرنس کی تنظیم

تصور: سربراہ؟

مقاصد: ۱۔ اسلامی سربراہی کانفرنس کی تنظیم (OIC) مطلب ومقاصد وپس منظر بیان کرسکیں۔

۲۔ اسلامی بھائی چارہ وتعاون کے بارے میں جان سکیں۔

۳۔ غریب اسلامی ممالک کی امداد کے بارے میں معلومات حاصل کرسکیں۔

تدریسی معاونات

اسلامی دنیا کا نقشہ، مسجد اقصیٰ کی تصویر، مراکش کا نقشہ، مقاصد کا چارٹ، ذیلی ادارے اور ان کا چارٹ، سٹکر، گلوب

تعارف:

طلباء کو ذہنی طور پر آمادہ کرنے کیلئے درج ذیل سوال پوچھیں۔ سوال اجتماعی کریں اور جواب انفرادی لیں۔

۱۔ RCD سے کیا مراد ہے؟ (علاقائی تعاون برائے ترقی)

۲۔ یہ معاہدہ کن ممالک کے درمیان ہے۔ (پاکستان۔ ایران اور ترکی)

۳۔ RCD کا موجودہ نام کیا ہے۔ (ECO اقتصادی تعاون کی تنظیم)

آخری سوال کو بنیاد بناتے ہوئے استاد اعلان سبق کرے۔ اور سبق کا عنوان بورڈ پر لکھیں۔

تدریسی مواد:

کتاب صفحہ نمبر 33-31 (اس سبق کی طوالت کے باعث اسے دو حصوں میں تقسیم کر کے پڑھایا جائے)

اسلامی کانفرنس کی تنظیم: OIC Organization of Islamic Conferance مسلمانان عالم کی دیرینہ خواہش تھی کہ ایک ایسا پلیٹ فارم ہو جہاں تمام اسلامی ممالک مل بیٹھ کر اپنے مسائل کا حل تلاش کرسکیں۔ جس کے ذریعے ان میں اخوت اور بھائی چارے کے جذبات پروان چڑھ سکیں اور عالم اسلام

P-132 اسلامی کانفرنس کا صدر دفتر سعودی عرب کے شہر جدہ میں قائم ہے۔اسلامی کانفرنس کے سیکرٹریٹ کا سربراہی سیکرٹری جنرل ہوتا ہے۔اس وقت مراکو کے سابق وزیراعظم عزیز الدین لارکی اسلامی کانفرنس کے سیکرٹری جنرل ہیں۔

اسلامی کانفرنس کی کئی ایک ذیلی تنظیمیں ہیں جن میں اہم مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ اسلامی ترقیاتی بینک ۲۔ بین الاقوامی خبر رساں ایجنسی ۳۔ اسلامی ممالک کی براڈ کاسٹنگ کی تنظیم

۴۔ اسلامی ممالک کے دارلحکومتوں کی تنظیم ۵۔اسلامی اتحاد فنڈز ۶۔ القدس فنڈز ۷۔ اسلامی عدالت انصاف قائم کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔

اسلامی کانفرنس تنظیم کے قیام کے مقاصد:

۱۔ اسلامی ممالک کے درمیان ایک ہمہ وقت اور مستقل رابطہ برقرار رکھا جائے اور ایک دوسرے کے دکھ درد کی اطلاع پا کر بروقت علاج کی مشترکہ تدابیر بروئے کار لائی جائیں۔

۲۔ اسلامی ممالک میں اقتصادی تعاون کو فروغ دینا۔

۳۔ سیاسی اور خارجہ پالیسیوں میں ہم آہنگی پیدا کرنا۔

۴۔ آپس کے معاملات کو پرامن طریقوں سے اور باہمی گفت وشنید کے ذریعے حل کرنا۔

۵۔ بین الاقوامی اداروں میں اپنے مسائل کے حل کے بارے میں مشترکہ آواز اٹھانا۔

۶۔ باہمی تعاون کے جذبہ کے تحت مشترکہ مقاصد کے منصوبے تیار کرنا اور دولت مند مسلم ممالک کا غریب مسلم ممالک کے ساتھ امداد کرنا۔

اسلامی سربراہی کانفرنس:

۱۔ پہلی اسلامی سربراہی کانفرنس مراکش کے صدر مقام رباط میں ستمبر 1969ء میں منعقد ہوئی۔24 ممالک (مسلم) نے شرکت کی۔مسجد اقصیٰ میں آتشزدگی پر غور کیا گیا۔عرب اسرائیل جنگ پر غور۔

۲۔ دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس لاہور میں فروری 1974ء میں ہوئی۔40 اسلامی ممالک نے شرکت کی۔

۳۔ تیسری اسلامی سربراہی کانفرنس سعودی عرب کے شہر طائف میں جنوری 1981ء میں منعقد ہوئی۔38 اسلامی ممالک نے شرکت کی۔ اعلان مکہ۔ایران عراق جنگ پر افسوس

۴۔ چوتھی سربراہی کانفرنس جنوری 1984ء مراکش کے شہر کاسابلانکا میں منعقد ہوئی۔42 اسلامی ممالک نے شرکت کی۔

۵۔ پانچویں سربراہی کانفرنس کویت میں جنوری 1987ء ہوئی۔

۶۔ چھٹی سربراہی کانفرنس 9 تا 13 دسمبر 1991ء کو براعظم افریقہ کے اسلامی ملک سینگال کے دارلحکومت ڈاکار (DAKAR) میں منعقد ہوئی۔ پہلی بار مسئلہ کشمیر کو ایجنڈے پر لایا گیا۔

۷۔ ساتویں سربراہی کانفرنس دسمبر 1994ء میں مراکش کے شہر کاسابلانکا میں منعقد ہوئی۔

۸۔ آٹھویں سربراہی کانفرنس دسمبر 1997ء میں ایران کے دارلحکومت تہران میں منعقد ہوئی۔ 55 ممبر ممالک نے شرکت کی۔

طریقہ تدریس:

استاد اسلامی سربراہی کانفرنس کے قیام کے پس منظر طلباء کے سامنے پیش کرتے ہوئے اسلامی ممالک کو درپیش مسائل کا ذکر کرے گا۔ اور اتفاق اتحاد اور باہمی تعاون کی اہمیت پر زور دے گا۔

اسلامی دنیا (ممالک کا نقشہ) نمایاں کرتے ہوئے استاد تمام ممالک کے محل وقوع پر روشنی ڈالے گا اور انکی اہمیت پر بحث کرے گا۔ نقشہ ہی کی مدد سے اسلامی سربراہی کانفرنس کے مرکزی سیکرٹریٹ سے طلباء کو آگاہ کرے گا۔

سرگرمی نمبر ا:

ا۔ استاد کلاس کو چھ برابر گروپوں میں تقسیم کرے۔

۲۔ طلباء کے سامنے گلوب رکھے۔

۳۔ ہر گروپ ایک ایک براعظم کا نام بتائے۔

۴۔ استاد طلباء سے کہے کہ اپنے براعظم میں موجود اسلامی ممالک کے نام درج کریں۔

۵۔ ہر گروپ اپنے پاس موجود اسلامی ممالک کے دارلخلافوں کے نام لکھے۔

سرگرمی نمبر۲۔

استاد طلباء کے سامنے بورڈ پر درجہ ذیل کا ٹیبل بنایا جائے اور طلباء اس کو پُر کریں۔

سربراہی کانفرنس	منعقدہ سال	مقام انعقاد	شرکت کرنے والے ممالک کی تعداد
پہلی			
دوسری			
تیسری			
چوتھی			
پانچویں			
چھٹی			
ساتویں			
آٹھویں			

جائزہ:

درج بالا جدول کی تکمیل کے بعد درج ذیل سوالات پوچھیں۔

۱۔ اسلامی سربراہی کانفرنس کیوں بنائی گئی۔پس منظر بیان کریں؟

۲۔ O.I.C کے ذیلی ادارے کون کون سے ہیں؟

۳۔ پاکستان میں O.I.C کا اجلاس کب اور کہاں منعقد کیا گیا؟

۴۔ O.I.C کس حد تک سیاسی طور پر مئوثر ہے؟

LESSON 5

تصور : **پاکستان میں ذرائع آمدورفت**

مقاصد : اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں کہ وہ:۔

۱۔ پاکستان کے ذرائع آمدورفت کے بارے میں جان سکیں۔

۲۔ ملکی معیشت میں ذرائع آمدورفت کی اہمیت سے واقف ہو سکیں۔

تدریسی معاونات:

نقشہ پاکستان ریلوے لائن اور پختہ سڑکیں۔ چارٹ اہم ریلوے لائن سڑکیں بمعہ لمبائی از۔تا۔نقشہ پاکستان ہوائی راستے۔ پوائنٹر وغیرہ۔ اہم بندرگاہیں۔

تعارف:

طلباء سابقہ سبق میں ضمنی طور پر ذرائع آمدورفت کی اہمیت تجارت میں پڑھ چکے ہیں۔ درج ذیل سوال پوچھ کر استاد طلباء میں آمادگی پیدا کرے۔

	سوالات	ممکنہ جوابات
۱۔	مقامی منڈی میں ہم سامان تجارت کس ذریعے سے پہنچاتے ہیں۔	سڑک / ریلوے
۲۔	ہمیں ایک شہر سے دوسرے شہر جلدی پہنچنا ہو تو سفر کیلئے کونسا ذریعہ استعمال کر سکتے ہیں۔	ہوائی جہاز / بس
۳۔	پاکستان میں جدید ترین بہترین سڑک کا نام کیا ہے۔	موٹروے

آخری سوال پر استاد اعلان کرے اور عنوان بورڈ پر لکھے

''ذرائع آمدورفت''

موادِ تدریس: کسی ملک کی اقتصادی ترقی کا انحصار ذرائع آمدورفت کی تیزی، عمدگی اور ارزانی پر ہوتا ہے۔ جتنے ذرائع اچھے ہوں گے تجارت میں ترقی ہوگی۔ درآمدی اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ نہیں ہوگا۔ اور نہ ہی اشیاء کی قلت درپیش ہوگی۔ مقامی طور پر تیار شدہ اشیاء کو مناسب قیمت اور صحیح وقت پر حاصل کرنے میں مشکلات کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ اقتصادی اہمیت کے وسائل تک رسائی آسان ہوگی۔ خام مال کو منڈیوں، شہروں، کارخانوں اور بندرگاہوں تک لانے اور درآمد شدہ مال یا ضرورت کی اشیاء کو ملک کے اندرونی حصوں تک پہنچانے میں آسانی ہوگی۔ ملکی دفاع امن و امان قائم رکھنے نظم و ضبط کے استحکام اور علم و ہنر کو فروغ دینے کیلئے بھی ان ذرائع آمدورفت کا عام اور بہتر ہونا ضروری ہے۔ یہ ذرائع نہ صرف معاشی بلکہ تہذیبی، سماجی اور سیاسی حالات پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ پاکستان کے اہم ذرائع آمدورفت درج ذیل ہیں۔

سڑکیں:

پاکستان میں سڑکوں کی اہمیت باقی سب ذرائع آمدورفت سے زیادہ ہے۔ کیونکہ یہ آسانی سے بنائی جاسکتی ہیں۔ اور سال کے بارہ مہینے ہر قسم کی ٹریفک کیلئے کھلی رہتی ہیں۔ چونکہ ملک کی زیادہ آبادی دیہاتوں میں رہتی ہے۔ اس لئے سڑکیں دیہاتوں اور شہروں کے درمیان رابطے کا کام کرتی ہیں۔ ملک کی ضرورت کے لحاظ سے سڑکوں کی مجموعی طوالت بہت کم ہے۔ ملک میں کچی اور پکی دو قسم کی سڑکیں تعمیر کی جارہی ہیں۔ ہمارے ملک میں ہر قسم کی موجود سڑکوں کی لمبائی 60 ہزار کلومیٹر ہے۔

اہم شاہراہیں:۔

۱۔ طورخم تا کراچی براستہ پشاور۔ راولپنڈی لاہور ملتان سکھر حیدرآباد۔ یہ ملک کی سب سے بڑی شاہراہ ہے۔ اسکی لمبائی 1700 کلومیٹر ہے

۲۔ پشاور تا کوئٹہ اور کراچی براستہ کوہاٹ، کرک، بنوں، ڈیرہ اسماعیل خان۔ اسکی لمبائی 1165 کلومیٹر ہے۔

۳۔ شاہرہ قراقرم جو کہ قومی شاہراہ ہے۔ پنڈی پشاور روڈ سے حسن ابدال کے مقام سے شمال کی جانب نکلتی ہوئی یہ شاہراہ ایبٹ آباد، مانسہرہ، گلگت اور ہنزہ سے ہوتی ہوئی چین تک جاتی ہے۔

۴۔ R.C.D معاہدہ کے تحت بنی ہوئی یہ شاہراہ کراچی سے ایران کے راستے ترکی تک جاتی ہے۔

۵۔ کراچی سے چمن براستہ قلات اور کوئٹہ۔

۶۔ کوئٹہ سے روہڑی براستہ سبی جیک آباد اور سکھر۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے چھوٹی موٹی سڑکیں تعمیر کی گئی ہیں اور کچھ زیر تعمیر ہیں۔

ریلوے:۔

آمدورفت کا ایک بڑا ذریعہ ریلوے ہے۔ ریل گاڑیاں طویل فاصلے تک کثیر تعداد میں مسافروں کو لے جاسکتی ہیں۔ میدانی

علاقے میں ریلوے لائن آسانی سے بچھائی جاسکتی ہے۔پاکستان میں پٹریوں کی کل لمبائی تقریباً نو ہزار کلومیٹر ہے۔ملک میں صنعتوں کے پھیلاؤ

اشیائے تجارت کی ترسیل اور سواریوں کی بڑھتی ہوئی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے حکومت نے ریلوے نظام کو بہتر بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔

ہوائی راستے:۔

ہوائی سروس صنعتی اور تجارتی ضروریات کیلئے بہت اہم ہوتی ہے۔اس سے وقت اور خرچ کی بچت ہوتی ہے اور بیرونی ممالک سے تعلق اور رابطہ رکھنے میں آسانی پیدا ہوتی ہے۔پاکستان کو محل وقوع کے اعتبار سے دنیا کے ہوائی راستوں میں ایک اہم مقام حاصل ہے۔بہار کا موسم اکثر صاف رہتا ہے اور ہوائی سروس کیلئے بہت ہی موزوں ہے۔پاکستان نے فضائی سروس میں بہت ترقی کی ہے۔1955 میں قومی ایئر کمپنی P.I.A قائم ہوئی ۔اُس وقت کراچی بین الاقوامی سروس کا واحد مرکز تھا۔اب اسلام آباد دوسرا بین الاقوامی مرکز بن گیا ہے۔پاکستان سے ہوائی سروس یورپ۔امریکہ۔افریقہ۔ایشیاء اور عرب ممالک کو آتی جاتی ہے۔اسکے علاوہ ملک کے تمام بڑے شہر اور فضائی سروس کے ذریعے ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں ۔ملک میں ہوائی اڈوں کی تعداد 40 تک پہنچ گئی ہے۔

بحری راستے:۔

آبی راستے قدرت کا عطیہ ہیں سمندر کے بغیر ملک باقی دنیا سے الگ تھلگ رہ جاتا ہے۔پاکستان کے جنوب میں بحیرہ عرب واقع ہے جو بحر ہند کا شمالی حصہ ہے ہمارے ملک کی سب سے بڑی بندرگاہ کراچی میں واقع ہے۔ جہاں دنیا کے مختلف ممالک سے بحری جہاز آتے جاتے ہیں۔ افغانستان کی بیرونی تجارت بھی اسی راستے سے ہوتی ہے۔پاکستانی تجارتی بیڑے کا نام پاکستان شپنگ کارپوریشن ہے۔یہاں سے خلیج فارس اور نہر سویز سے ہوکر مشرق وسطی۔شمالی افریقہ براعظم یورپ کے ممالک امریکہ کنیڈا سے تجارت ہوتی ہے۔کراچی کی بندرگاہ پر کام کی زیادتی کی وجہ سے اور سٹیل مل کی ضرورت پورا کرنے کیلئے ایک نئی بندرگاہ پورٹ قاسم بھی بنائی گئی ہے۔بلوچستان کے ساحل پر واقع گوادر کو بھی وسیع اور جدید بنانے کا کام جاری ہے۔

طریقہ تدریس

سرگرمی نمبر 1

سب سے پہلے استاد ذرائع آمدورفت کی وضاحت کرتے ہوئے طلباء کو بتائے کہ انسان کے ایک جگہ سے دوسری جگہ آنے یا جانے کے لیے جن راستوں اور ذرائع کا استعمال کرتا ہے انہیں ذرائع آمدورفت کہا جاتا ہے۔ان ذرائع کو انسان مال برادری اور تجارت کیلئے بھی استعمال کرتا ہے۔مثلاً اگر ہم نے یہاں سے راولپنڈی جانا ہے تو ہم کس طرح جائیں گے؟ ظاہر ہے ہم کسی گاڑی کا استعمال کریں گے اور گاڑی کیلئے کسی راستے یعنی سڑک کی ضرورت ہوتی ہے۔پس ہمارے آنے جانے کا ذریعہ گاڑی کے علاوہ سڑک ہے۔اسی طرح دیگر ذرائع آمدورفت ریل۔ہوائی اور بحری ذرائع کا مفہوم طلباء سے اخذ کروائے۔اسی طرح مقامی مثالوں سے اچھے ذرائع کی اہمیت سے طلباء کو آگاہ کرے۔

مثال: جب سڑکیں یا ریل نہیں تھیں تو لوگ سفر پیدل کیا کرتے تھے اور چند میل کا فاصلہ طے کرنے کیلئے کئی دن لگ جاتے تھے۔ آج ہم وہ فاصلہ چند گھنٹوں میں طے کر لیتے ہیں کیوں؟ جواب طلباء دیں۔

مثال: آج سے کچھ عرصہ پہلے لوگ کہتے تھے کہ یہاں سے کراچی کا سفر تین دن کا ہے۔لیکن آج کل صرف 24 گھنٹے یعنی ایک دن لگتا ہے۔کیوں جواب طلباء سے اخذ کروایا جائے۔کہ سڑکوں کی حالت بہتر ہوگئی ہے۔

اہم شاہرائیں:

اہم شاہراہوں کا تیار کردہ نقشہ طلباء کے سامنے پیش کرتے ہوئے استاد اہم شاہراہوں کی نشان دہی کرے۔ ہر شاہرہ جن شہروں سے گزرتی ہے بورڈ پر لکھتا جائے اور شاہراہ کی کل لمبائی بھی لکھے اس طرح ایک ایک کر کے تمام اہم شاہراہوں کا ذکر کرے کچھ کچی سڑکوں کی نشاندہی کریگا اور مقامی ایسی کچی سڑکوں کو نمایاں کرے جو پہلے سے طلباء کے مشاہدے میں ہوں۔

شاہراؤں کے مندرجہ ذیل فوائد تختہ سیاہ پر لکھے۔

(۱) آمدورفت کا سب سے بڑا اور اہم ذریعہ ہے۔

(۲) دیہاتوں اور شہروں کے درمیان رابطے کا ذریعہ ہے۔

(۳) تجارت اور صنعت وحرفت میں تیزی اور ترقی کا باعث ہیں ملک میں ہر قسم کی سڑکوں کی کل لمبائی 60 ہزار کلومیٹر ہے

(۴) جس ملک کی سڑکیں جتنی اچھی ہوں گی وہ ملک اتنا زیادہ ترقی یافتہ ہوگا۔

سرگرمی نمبر۲۔

ا۔ ستاد تختہ سیاہ پر درج ذیل جدول بنائے گا اور طلباء سے کہے گا کہ اپنی کاپیوں پر یہ جدول بنائیں اور اسکی خانہ پری کریں

نمبر شمار	شاہراہوں کے نام	ان شہروں کے نام جن سے شاہراہ گزرتی ہے	شاہراہ کی لمبائی
۱			
۲			
۳			
۴			
۵			
۶			
۷			
۸			

جائزہ:۔

سوالات	جوابات
۱۔ شاہراہ R.C.D کن ملکوں کو ملاتی ہے۔	(پاکستان۔ایران۔ترکی)
۲۔ پاکستان سے چین تک جانے والی شاہراہ کا کیا نام ہے۔	(شاہراہ قراقرم)
۳۔ طورخم سے کراچی براستہ پشاور، پنڈی، لاہور، ملتان جانے والی شاہراہ کی لمبائی کتنی ہے۔	(1700 کلومیٹر)